OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

لاوارث بچوں کے حقوق وتحفظ سے متعلق اسلامی فقہ اور عصری قانونی فریم ورک کا تقابلی و اطلاقی مطالعہ

An Applied Comparative Study of Islamic Jurisprudence and Contemporary Legal Frameworks Governing the Rights and Protection of Abandoned Children

Abdul Quddoos Durrani
Doctoral Candidate, School of Islamic Studies, Faculty of Islamic Studies and Sharia, Minhaj University, Lahore
abdulquddoosdurrani@gmail.com
Dr. Muhammad Mumtaz ul Hassan
Professor, School of Islamic Studies, Faculty of Islamic Studies and Sharia, Minhaj University, Lahore

Abstract

Abandoned children constitute one of the most vulnerable segments of society due to the absence of parental care, legal guardianship, and adequate social protection. Islamic jurisprudence addresses this issue primarily through the concept of *Laqīṭ* (foundling) and Yateem (Orphans), while contemporary legal systems regulate it through child protection laws and international human rights instruments. This study critically examines the implementation of Islamic and contemporary legal frameworks governing the rights, protection, guardianship, and welfare of abandoned children. Employing a qualitative and analytical research methodology, the study analyzes the Qur'an, Sunnah, classical juristic opinions, Pakistani legislation and relevant international conventions, including the United Nations Convention on the Rights of the Child (UNCRC). The findings reveal that Islamic law offers a

CC BY

comprehensive and value-based framework centered on guardianship (*wilāyah*), maintenance (*kafālah*), protection of life, lineage, property, religion, and human dignity. Contemporary legal systems similarly emphasize child welfare, education, healthcare, legal identity, and institutional protection; however, practical implementation often remains inadequate due to administrative, legal, and socio-economic challenges. The study concludes that harmonizing contemporary child protection laws with the objectives of Sharīʿah (*Maqāṣid al-Sharīʿah*), strengthening institutional mechanisms, and ensuring effective enforcement can significantly enhance the protection and welfare of abandoned children. It recommends integrated legal, social, and policy reforms based on both Islamic principles and international human rights standards.

Keywords:

Abandoned Children, Foundling (*Laqīṭ*), Islamic Law, Child Protection, Guardianship (*Wilāyah*), *Kafālah*.

لاوارث بچوں کا تعارف:

لاوارث بچے وہ ہوتے ہیں جنہیں ان کے والدین یا خاندان کی جانب سے چھوڑ دیا گیا ہو یا جو کسی حادثے کے نتیجے میں اپنے خاندان سے محروم ہوگئے ہوں۔ کچھ بچوں کو گلیوں میں، اسپتالوں میں یا فلاحی اداروں کے دروازوں پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ ایسے بچے "**لاوارث**" کہلاتے ہیں۔ فقہی کتب میں ایسے بچوں کی تفصیلات کو لقطہ کے باب میں زیر بحث لایا جاتا ہے[1]

جبکہ عصری قوانین میں انہیں "Abandoned children/ Children's Rights" کے عنوان سے بیان کیا جاتا ہے۔

شیخ سعید نذری توکلی کے مقالہ کے مترجم احمد رضوانی نے اپنے مقالہ Child custody in Islamic Jurisprudence کے تیسرے حصے A Study on the Legal Issues of Abandoned Children (Laqit) میں Abandoned children کو بھی لقطہ میں شمار کیا ہے۔ وہ رقم طراز ہیں:

" Luqata means something that someone finds in public places, whether it is property, animal, or human being[2]۔"

"لاوارث ہونے کی عصری صورتیں (وجوہات)":

وہ بچے جو کسی بھی وجہ سے اپنے والدین یا ولی کی سرپرستی سے محروم رہ گئے ہوں، لاوارث بچے کہلاتے ہیں۔ معاشرتی طور پر عملی سطح پر اس کی کئی صورتیں ہیں، مثلا:

1. والدین یا ولی بچپن میں فوت ہو گئے ہوں یا ان سے کسی حادثہ کے نتیجہ میں جدا ہو گئے ہوں۔ مثلا وہ تمام بچے جن کے والدین قدرتی آفات مثلاً وبائی امراض، زلزلوں یا حادثات میں فوت ہو جاتے ہیں۔ اور ورثا میسر نہیں ہوتے یا ورثا ذمہ داری اٹھانے سے انکار کر دیتے ہیں۔ تو ایسے بچے "لاوارث" ہو کر رہ جاتے ہیں۔
2. بن بیاہی ماوں کے بچے جنہیں اپنا جرم چھپانے کیلیے پھینک دیا جاتا ہے جنہیں بعد ازاں کسی فرد یا ادارہ کی جانب سے اُٹھا کر پالا اور کفالت کی جاتی ہے۔ درحقیقیت یہی وہ بچے ہیں جن کے ورثا کا کچھ پتہ نہیں ہوتا اور یہ حقیقی معنوں میں لاوارث ہوتے ہیں۔ انہی سے متعلق Child custody in Islamic Jurisprudence کے مقالہ نگار صفحہ 64 پر رقم طراز ہیں:

> Many women and men in a legitimate or illegitimate way and through wanted or unwanted submission to sexual intercourse may provide the way for a baby to be born, whom none of them desired to live on and if it happens to be born, they cannot manage its life due to certain social or economic problems. Such people can take action in two ways to get rid of this problem: destroying the fetus before birth (abortion), or abandoning the baby after birth, leading to formation of the "abandoned children" phenomenon.[3]

3. معاشرتی تبدیلیوں اور اقتصادی دباؤ نے بچوں کے لاوارث ہونے کے طریقے بدل دیے ہیں۔ آج ہم ایسی صورتیں دیکھتے ہیں جہاں والدین یا خاندان مجبوری کے تحت بچوں کو چھوڑ دیتے ہیں، مثلاً: ایسے والدین جو اپنی غربت یا بیٹیوں کی کثرت کی وجہ سے نومولود کی پرورش میں رغبت نہیں رکھتے۔ وہ بچوں کی ضروریات پوری کرنے سے قاصر ہوتے ہیں اور انہیں چھوڑ دیتے ہیں۔
4. کچھ بچوں کو خاندان کے اندر کے مسائل، جیسے گھریلو تشدد یا غیر اخلاقی رویوں کی وجہ سے گھر چھوڑنا پڑتا ہے۔ یہ صورتیں صرف غربت کی نہیں بلکہ معاشرتی عدم مساوات کی بھی عکاسی کرتی ہیں۔
5. بعض بچوں کو اغواء کر لیا جاتا ہے اور دور دراز مقامات پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ بعض بچے اغواء کاروں سے نکل کر بغیر ولی و سرپرست یا والدین کے "لاوارث" ہو کر رہ جاتے ہیں۔

مذکورہ بالا وجوہات کے نتیجہ میں معاشرے میں "لاوارث بچوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔ جس سے بے راہروی کو فروغ ملتا ہے۔

عالمی سطح پر لاوارث بچوں کے اعداد و شمار و مسائل کی رپورٹس:

1. بچوں کے لاوارث ہونے کی ایک صورت والدین سے محرومی ہے یعنی وہ بچے جو یتیم ہوں اوران کے ورثا یا دیگر قرابت دار انہیں تن تنہاء چھوڑ دیں یا وہ خاندانی طور پر کسی بھی طرح کٹ کررہ جائیں تو ایسے یتیم بچے بھی لاوارث ہو کر رہ جاتے ہیں۔ یونیسیف کی ایک الیکٹرانک رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں تقریباً 153 ملین بچے یتیم ہیں[4]۔
2. SOS Children's Villages کے اعداد وشمار کے مطابق ہر سال تقریباً 12 ملین بچے یتیم ہو جاتے ہیں۔ اور اگر ان کی ذمہ داری اٹھانے والا کوئی نہ ہو تو یہ بچے بھی لاوارث ہو کر رہ جاتے ہیں۔[5]
3. Home for Every Child کی جاری کردہ رپورٹ کے مطابق افریقہ میں 43.4 ملین اور ایشیا میں 87.6 ملین یتیم بچے ہیں، جو دنیا کی سب سے بڑی تعداد ہے[6]

مذکورہ بالا ادروں کے دیئے گئے اعداد وشمار اگرچہ بالخصوص یتیم بچوں کی تفصیلات پر مبنی ہیں لیکن چونکہ لاوارث بچوں کا سب سے بڑا فیکٹر والدین سے محرومی ہے اس لیے یہ تمام بچے مختلف طریقوں سے لاوارث ہو جاتے ہیں۔ انہیں صحت وتعلیم کی سہولیات میسر نہ آنے یا والدین کی غیر موجودگی کی وجہ سے معاشرتی جبر وتشدد بالآخر "لاوارث" بنا دیتا ہے۔

4. اقوام متحدہ کے اداروں UNICEF, WHO کے اعداد وشمار کے مطابق 263 ملین بچے اور نوجوان اسکول سے باہر ہیں، اور 69 ملین بچے غذائی قلت کا شکار ہیں، جس کی وجہ سے ہر سال تقریباً 3 ملین بچوں کی موت ہوتی ہے۔ اوران میں سے زیادہ تر بچے وہ ہیں جن کا پرسان حال کوئی نہیں ہوتا بالفاظ دیگر یہ لاوارث بچے ہوتے ہیں۔[7]
5. **عالمی اداروں کی رپورٹس کے مطابق** دنیا بھر میں تقریباً 250 ملین بچے تنازعات اور جنگوں سے متاثرہ علاقوں میں رہتے ہیں، جن میں سے پاکستان کے کچھ علاقے بھی شامل ہیں (UNICEF)۔ یہ بچے اغواء، علاقے سے فرار اختیار کرنے یا بعض تنازعات کی بناء پر ناروا سلوک کے نتیجے میں لاوارث ہو کر رہ جاتے ہیں۔[8]
6. اقوام متحدہ نے 2024 میں 93.7 ملین بچوں کی مدد کے لیے 9.3$ بلین کی امداد کی اپیل کی ہے، جو لاوارث بچوں کے مسئلے کی شدت کو اجاگر کرتی ہے۔[9]

پاکستان میں لاوارث بچوں کے مسائل:

اب ہم بالخصوص پاکستان میں لاوارث بچوں کے اعداد وشمار اوران کو درپیش مسائل کا سرسری جائزہ لیتے ہیں:

1. انسانی حقوق کے محافظ اداروں کی رپورٹس کے مطابق پاکستان میں تقریباً 4.2 ملین بچے یتیم ہیں، جو زیادہ تر غربت، دہشت گردی، اور قدرتی آفات کا نتیجہ ہیں۔
2. سروے کے مطابق بہت سے یتیم بچے فلاحی اداروں میں داخل نہیں ہو پاتے، اور اکثر گلیوں یا مزدوری میں اپنا وقت گزارتے ہیں۔ جو اغواء، گمشدگی یا جبر وتشدد کا شکار ہو کر رہ جاتے ہیں۔
3. لاوارث بچوں کی اکثریت اسکول جانے سے محروم رہتی ہے، جس سے غربت اور سماجی بے دخلی کا چکر مزید شدید ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا اعداد وشمار ظاہر کرتے ہیں کہ یتیم بچوں کے مسائل انتہائی اہم اور فوری توجہ طلب ہیں۔ ان مسائل کے حل کے لیے مربوط کوششوں اور بین الاقوامی تعاون کی ضرورت ہے۔ مجموعی طور پر تمام "لاوارث بچوں" کو درج ذیل مسائل درپیش ہیں:

1. **جذباتی اور نفسیاتی مسائل**

- **ذہنی دباؤ اور عدم تحفظ** :والدین کی غیر موجودگی کے باعث بچوں میں خوف اور بے چینی کا احساس بڑھتا ہے۔ جس سے ان کی شخصیت کی تعمیر نہیں ہو پاتی نتیجتاً وہ معاشرے کے لیے تعمیری کردار ادا کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔
- **تشخص کا بحران** :شناخت اور مقام کا تعین نہ ہونے سے اعتماد کی شدید کمی بہت سے مسائل کا سبب بنتی ہے۔
- **معاشرتی بے حسی کا شکار ہونا** :ان بچوں کو اکثر سماج میں حقیر سمجھا جاتا ہے۔ جس سے نفرت و بے راہروی کو فروغ ملتا ہے۔

2. **تعلیمی محرومیاں**

- **تعلیم تک رسائی کی کمی** :لاوارث بچوں کے لیے تعلیمی مواقع کی کمی ہوتی ہے کسی بھی اچھے ادارے میں تعلیم حاصل کرنے سے محرومی طبقاتی تقسیم کو جنم دیتی ہے۔ جو معاشرے کی تنزلی کا بہت بڑا سبب ہے۔
- **معیار کی خرابی** :اگر تعلیم ملتی بھی ہے تو معیار عموماً ناقص ہوتا ہے۔ جس کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ حاصل نہیں ہوتا۔
- **تعلیم سے محرومی کے اثرات** : غیر اخلاقی کردار کے بڑھنے سے معاشی مواقع کی کمی غربت کو جنم دیتی ہے۔ جس سے یہ بچے معاشرتی بوجھ ثابت ہوتے ہیں۔

3. **صحت کے مسائل**

- **صحت کی دیکھ بھال کی عدم دستیابی** :ورثاء یا والدین کی غیر موجودگی غذائی قلت اور کئی ایک بیماریوں کی وجہ بنتی ہے۔
- **ذہنی صحت کی خرابی** : کسی بھی معاملے میں مناسب رہنمائی کی کمی ذہنی و فکری صحت کی خرابی کا سبب بنتی ہے۔ جس سے بچے فیصلہ سازی کی صلاحیت سے بھی محروم رہتے ہیں۔
- **جنسی اور جسمانی استحصال** : غیر محفوظ ماحول میں رہنے کے باعث جنسی اور جسمانی استحصال کے مسائل کا سامنا رہتا ہے۔

4. **معاشی مشکلات**

- **غربت اور بے روزگاری** :لاوارث بچے خود کفالت کے ذرائع سے محروم ہوتے ہیں۔
- **بچپن میں مزدوری** :لاوارث بچے معاشی مسائل کی وجہ سے بچپن میں ہی مزدوری پر مجبور ہوتے ہیں۔
- **جرائم میں ملوث ہونے کا خطرہ** : سرپرست یا سربراہ کی عدم موجودگی کی وجہ سے لاوارث بچوں کے لیے بیشتر غیر قانونی سرگرمیوں میں شامل ہونے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔

5. **سماجی مسائل**

- لاوارث بچے معاشرے میں تنہا رہ جاتے ہیں، لوگ ان کے مسائل کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ گھریلو یا کاروباری مقامات پر کام کرتے ہوئے ان پر تشدد وزیادتی عام ہوتی ہے۔ جس سے طبقاتی تقسیم اور نفرت کو فروغ ملتا ہے۔

مسائل کا تدارک:

لاوارث بچوں کے مذکورہ بالا مسائل کے تدارک کے لیے شریعت اسلامیہ میں باقاعدہ قانون سازی کے رہنما اصول موجود ہیں ۔ جنہیں لقیط کے مسائل، کفالت اور ابنیت کے ابواب میں تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے۔ عصر حاضر میں ریاستی عصری قوانین

بھی مذکورہ بالا مسائل کے حل کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔ ملک وبیرون ملک مختلف ادارے اور تنظیمات بھی اس سلسلہ میں سرگرم عمل ہیں۔

عالمی سطح پر ادارے:

1. **یونیسف:(UNICEF)**

یونیسف (United Nations International Children's Emergency Fund) اقوام متحدہ کی ایک خصوصی ایجنسی ہے جو دنیا بھر میں بچوں کے حقوق کی حفاظت، ان کی ضروریات کو پورا کرنے، اور ان کے تحفظ کے لیے کام کرتی ہے۔ یونیسف کا قیام 11 دسمبر 1946 کو عمل میں لایا گیا تھا، ابتدا میں یہ دوسری جنگ عظیم سے متاثرہ بچوں اور ان کے خاندانوں کو ہنگامی امداد فراہم کرنے کے لیے قائم کی گئی تھی۔ بعد میں، 1953 میں، اسے اقوام متحدہ کا مستقل حصہ بنا دیا گیا اور اس کا نام "**United Nations Children's Fund**" رکھا گیا، لیکن اس کا مخفف (UNICEF) برقرار رکھا گیا۔ دنیا بھر میں بچوں (لاوارث بچوں) کے تحفظ اور ان کے حقوق کی فراہمی کے لیے کام کرنے والا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ یونیسف مختلف ممالک میں بچوں کو تعلیم، صحت، اور غذائیت فراہم کرتا ہے۔ اقوام متحدہ کے بچوں کے حقوق کے کنونشن کو 20 نومبر 1989 کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے اپنایا تھا۔

اقوام متحدہ کے بچوں کے حقوق کے کنونشن (UNCRC) کا آرٹیکل 7 لاوارث اور بے سہارا بچوں کے حقوق کے حوالے سے ایک اہم شق ہے۔ اس آرٹیکل میں بچے کے پیدائش کے وقت حقوق اور پہچان کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔ **آرٹیکل 7 کے متن کے مطابق** ہر بچے کو پیدائش کے وقت نام رکھنے، قومیت حاصل کرنے، اور جہاں ممکن ہو، اپنے والدین کو جاننے اور ان کی دیکھ بھال حاصل کرنے کا حق حاصل ہے۔ اس آرٹیکل کو نافذ کرنے کے لیے ریاستیں ضروری اقدامات کریں گی، خاص طور پر جب بچہ لاوارث ہو یا اپنے والدین کے بغیر رہ رہا ہو۔[10]

2. **سیو دی چلڈرن:(Save the Children)**

سیو دی چلڈرن ایک بین الاقوامی غیر سرکاری تنظیم ہے جو بچوں کے حقوق کی حفاظت اور ان کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرتی ہے۔ اس کا قیام 1919 میں برطانیہ میں ہوا، اور یہ دنیا کی پہلی تنظیم تھی جو بچوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے وقف تھی۔ تنظیم کا مشن یہ ہے کہ ہر بچے کو تعلیم، صحت، تحفظ، اور بہتر مستقبل کی ضمانت دی جائے۔ یہ ادارہ دنیا بھر میں بے سہارا بچوں کے لیے ایمرجنسی حالات میں امداد، تعلیم، اور صحت کی خدمات فراہم کرتا ہے۔[11]

پاکستان میں کام کرنے والے ادارے:

1. **الخدمت فاؤنڈیشن:**

الخدمت فاؤنڈیشن پاکستان کی ایک غیر منافع بخش، غیر سرکاری تنظیم (NGO) ہے جو انسانیت کی خدمت کے لیے وقف ہے۔ یہ تنظیم سماجی، تعلیمی، صحت، اور فلاحی منصوبوں کے ذریعے مستحق اور ضرورت مند افراد کی مدد کرتی ہے۔ الخدمت کا قیام 1990 کی دہائی میں ہوا اور یہ اب ملک بھر میں ایک مستند اور وسیع پیمانے پر کام کرنے والی تنظیم کے طور پر جانی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ، الخدمت فاؤنڈیشن عالمی سطح پر بھی اپنی خدمات انجام دے رہی ہے۔ یہ فاؤنڈیشن یتیم بچوں کے لیے "آغوش ہومز" کے تحت رہائش، تعلیم، اور صحت کی سہولیات فراہم کرتی ہے۔ ملک کے مختلف علاقوں میں یہ ہومز موجود ہیں،

جیسے لاہور، کراچی، اسلام آباد، اور خیبر پختونخوا کے مختلف شہروں میں۔اس کے علاوہ، "یتیم فیملی سپورٹ پروگرام" کے ذریعے بچوں کو ان کے خاندان کے ساتھ رہنے کے دوران مالی مدد فراہم کی جاتی ہے۔[12]

2. **پاکستان سویٹ ہوم:**

پاکستان سویٹ ہوم ایک فلاحی ادارہ ہے جو بے سہارا اور لاوارث بچوں کی کفالت، تعلیم، اور تربیت کے لیے کام کرتا ہے۔ یہ ادارہ پاکستان میں یتیم اور بے سہارا بچوں کو ایک محفوظ اور خوشگوار ماحول فراہم کرنے کے لیے قائم کیا گیا ہے۔ پاکستان سویٹ ہوم کی بنیاد 2009 میں رکھی گئی۔ یہ ادارہ زمرد خان (سابقہ پارلیمنٹیرین) کی قیادت میں کام کر رہا ہے، جو اپنے فلاحی جذبے کے لیے مشہور ہیں۔ یہ ادارہ خاص طور پر بے سہارا بچوں کو محفوظ رہائش، معیاری تعلیم، اور بنیادی سہولیات فراہم کرتا ہے۔ یہاں بچوں کو ایک گھرانہ جیسا ماحول فراہم کیا جاتا ہے تاکہ وہ سماجی اور تعلیمی لحاظ سے ترقی کر سکیں[13]

3. **پاکستان چلڈرن ریلیف:(Pakistan Children Relief)**

پاکستان چلڈرن ریلیف (PCR) ایک غیر سرکاری تنظیم (NGO) ہے جو پاکستان میں مستحق اور بے سہارا بچوں کی مدد کے لیے کام کرتی ہے۔ اس کا بنیادی مقصد بچوں کو تعلیم، صحت، تحفظ، اور بہتر زندگی گزارنے کے مواقع فراہم کرنا ہے۔ یہ تنظیم خاص طور پر ان بچوں پر توجہ مرکوز کرتی ہے جو یتیم، بے سہارا، یا غربت اور قدرتی آفات سے متاثر ہیں۔ یہ ادارہ یتیم بچوں کی تعلیم، صحت، خوراک، اور کردار سازی پر کام کرتا ہے۔20 مختلف کلسٹرز میں یہ خدمات فراہم کی جاتی ہیں اور بچوں کو معیاری تعلیم تک رسائی دی جاتی ہے[14]

ایدھی ویلفیئر اور چھیپا فاؤنڈیشن بھی پاکستان کے معروف فلاحی ادارے ہیں جو بے سہارا افراد، بالخصوص لاوارث بچوں کی مدد کے لیے نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔

ایدھی ویلفیئر فاؤنڈیشن:

ایدھی ویلفیئر فاؤنڈیشن پاکستان کی سب سے بڑی غیر سرکاری فلاحی تنظیم ہے، جو خدمتِ خلق کے مختلف شعبوں میں سرگرم ہے۔ اس کی بنیاد 1951 میں مشہور سماجی کارکن **عبدالستار ایدھی** نے رکھی۔ یہ تنظیم بغیر کسی مذہبی، نسلی یا لسانی امتیاز کے انسانی فلاح و بہبود کے لیے کام کرتی ہے اور دنیا بھر میں اپنی خدمات کے لیے جانی جاتی ہے۔[15]

لاوارث بچوں کے تحفظ میں کردار:

ایدھی فاؤنڈیشن کا لاوارث بچوں کی کفالت میں کلیدی کردار ہے۔ عبدالستار ایدھی نے ایسے بچوں کے لیے جامع پروگرامز ترتیب دیے تاکہ انہیں معاشرے کا باعزت رکن بنایا جاسکے۔

1. **ایدھی جھولے:**

ملک بھر میں ایدھی مراکز کے باہر ایدھی جھولے نصب کیے گئے ہیں، جہاں والدین اپنے لاوارث یا غیر مطلوب بچوں کو بغیر کسی خوف یا بدنامی کے چھوڑ سکتے ہیں۔ ان جھولوں پر "قتل نہ کریں، ہمیں دے دیں" تحریر ہوتا ہے۔

ان جھولوں کے ذریعے ہزاروں بچوں کی جان بچائی گئی اور انہیں بہتر زندگی فراہم کی گئی۔

2. **بچوں کے مراکز:**

یتیم اور بے سہارا بچوں کے لیے خصوصی مراکز قائم کیے گئے ہیں جہاں انہیں رہائش، خوراک، تعلیم، اور طبی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

ان مراکز میں بچوں کی تربیت اور ان کے مستقبل کو بہتر بنانے کے لیے خاص توجہ دی جاتی ہے۔

3. **گود لینے کی سہولت:**

ایدھی فاؤنڈیشن بچوں کو گود لینے کے محفوظ اور شفاف عمل کی سہولت فراہم کرتی ہے، تاکہ بے اولاد خاندان ان بچوں کو اپنائیں اور انہیں محبت بھرا گھر ملے۔

4. **تعلیم و تربیت:**

لاوارث بچوں کو تعلیم اور فنی تربیت دے کر ان کے مستقبل کو روشن بنانے پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے، تاکہ وہ معاشرے میں باعزت زندگی گزار سکیں۔

5. **رہنمائی اور نگہداشت:**

ایدھی سینٹرز میں بچوں کی اخلاقی اور سماجی تربیت کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے تاکہ وہ ایک بہتر زندگی گزار سکیں۔

چھیپا فاؤنڈیشن:

چھیپا ویلفیئر فاؤنڈیشن پاکستان کی ایک معروف غیر سرکاری فلاحی تنظیم ہے، جو 2007 میں مشہور سماجی کارکن رمضان چھیپا نے قائم کی۔ یہ تنظیم انسانیت کی خدمت کے لیے وقف ہے اور بغیر کسی تفریق کے ضرورت مند افراد کی مدد کرتی ہے۔ چھیپا فاؤنڈیشن کا مقصد پاکستان میں کمزور، بے سہارا اور لاوارث افراد کی مدد کرنا اور انہیں زندگی کی بنیادی سہولیات فراہم کرنا ہے۔ چھیپا فاؤنڈیشن بھی ایدھی کی طرز پر جھولے فراہم کرتی ہے جہاں نومولود لاوارث بچوں کو محفوظ طریقے سے رکھا جا سکتا ہے۔ چھیپا فاؤنڈیشن کے تحت لاوارث بچوں کے لیے خصوصی یتیم خانے قائم ہیں جہاں انہیں خوراک، لباس، اور تعلیم کی سہولت دی جاتی ہے۔[16]

یہ دونوں ادارے پاکستان میں لاوارث بچوں کے تحفظ، نگہداشت، اور تربیت کے لیے اہم ستون کی حیثیت رکھتے ہیں۔

لاوارث بچوں کے حقوق کے تحفظ کے اسلامی احکامات:

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں لاوارث کے تصور کو سمجھنے کے لیے "ولی" کا تصور سمجھنا ضروری ہے۔ چونکہ اسلامی تعلیمات کے مطابق ہر یتیم بچہ لاوارث نہیں ہوتا اور نہ ہی ہر لاوارث بچہ یتیم ہوتا ہے۔ اسی طرح جس بچے کو بھی ولی (والدین، ورثاء، ریاست یا ادارہ، تنظیم) میسر آجائے تو وہ "لاوارث" نہیں رہتا۔ یہ ولی کبھی تو اس بچے کے ورثاء میں سے ہوتا ہے تو کبھی سربراہ معاشرہ (حاکم / قاضی / ادارہ / تنظیم / ریاست وغیرہ) کی صورت میں میسر آتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں "لاوارث بچوں" کے حقوق کے تحفظ کے لیے بنیادی طور پر "ولی" کے تعین کو اہمیت دی جاتی ہے اور پھر اس ولی پر نومولود یا کم سن بچوں کے حقوق کے تحفظ کی ذمہ داری ڈال دی جاتی ہے۔ معاشرتی و معاشی حقائق کے پیش نظر اسلام نے ولی کی ذمہ داری کی تفویض میں بھی درجہ بندی کی ہے۔ اس لیے لاوارث بچوں کا ولی خاندان سے بھی ہو سکتا ہے یا کوئی بھی مسلمان یا اگر کوئی

اور میسر نہ آئے تو اسلامی ریاست خود یہ ذمہ داری لے لیتی ہے۔ قرآن کی تعلیم کے مطابق تو ایک درجہ وہ بھی ہے جب اللہ تعالیٰ بذات خود یہ ذمہ داری اپنے ذمہ کرم پر لیتے ہیں۔ اس کی مثالیں قرآن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کی ہیں۔ یہ عظیم ہستیاں مقرب بارگاہ الٰہی تھیں اس لیے اللہ نے ان کی ولایت و مدد خود اپنی طرف منسوب کی۔ تفصیل ذیل میں ہے:

حضرت موسیٰ علیہ السلام:

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو الہام کیا کہ وہ اپنے بچے کو دودھ پلانے کے بعد صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈال دیں۔ اللہ نے وعدہ کیا کہ وہ موسیٰ کو محفوظ رکھے گا اور انہیں واپس ان کی والدہ کے پاس لوٹائے گا۔ سورۃ القصص میں ارشاد ہوتا ہے:

وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِن قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ[17]

"اور ہم نے پہلے ہی سے اس (موسیٰ) پر دائیوں کا دودھ حرام کر دیا تھا، تو (موسیٰ کی بہن نے) کہا: کیا میں تمہیں ایسے گھرانے کا پتہ دوں جو تمہارے لیے اس کی پرورش کریں اور وہ اس کے خیر خواہ ہوں؟ پس ہم نے اسے اس کی ماں کی طرف لوٹا دیا تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غم نہ کرے، اور تاکہ وہ جان لے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔"

حضرت یوسف علیہ السلام:

حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے انہیں کنویں میں ڈال دیا، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت فرمائی اور انہیں مصر کے ایک معزز شخص کے گھر پہنچایا، جہاں ان کی پرورش ہوئی۔ سورۃ یوسف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِن مِّصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ عَسَىٰ أَن يَنفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا ۚ وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهُ مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ[18]

"اور اس شخص نے جس نے اسے (یوسف کو) مصر میں خریدا، اپنی بیوی سے کہا: اس کو عزت و اکرام کے ساتھ رکھو، شاید یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا ہم اسے بیٹا بنالیں۔ اور اس طرح ہم نے یوسف کو اس سرزمین میں جگہ دی اور تاکہ ہم اسے خواب کی تعبیر کا علم سکھائیں۔ اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔"

ان دونوں انبیاء علیہما السلام کے واقعات کو قرآن نے لقیط یعنی لاوارث کے معنی میں استعمال کیا ہے۔ ڈاکٹر مفتی محمد التماس خان اس ضمن میں لکھتے ہیں:

لفظ (لقیط) قرآن مجید میں بھی اسی لغوی معنیٰ (گرا ہوا بچہ) میں مندرجہ ذیل دو مقامات پر استعمال ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: {قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ}[19] ان میں سے ایک نے کہا کہ یوسفؑ کو مت مار ڈالو اور اس کو کسی گمنام کنویں میں ڈال دو کہ اٹھا لے جائے اس کو کوئی مسافر، اگر تم کو (یہ کام) کرنا ہے۔ دوسری جگہ اللہ فرماتے ہیں: {فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ

لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا إِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا كَانُوا خَاطِئِينَ }[20] پھر اٹھالیا اس کو (موسیٰ) فرعون کے گھر والوں نے کہ ہو ان کا دشمن اور غم میں ڈالنے والا، بے شک فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر چوکنے والے تھے۔[21]

دوسری صورت وہ ہے جب لاوارث بچوں کی ولایت کی ذمہ داری رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود لے لی۔

ارشاد فرمایا: "أَنَا وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ" "جس کا کوئی ولی (سرپرست) نہ ہو، اس کا ولی میں ہوں۔[22]"

قرآن وسنت کے انہی احکامات کی روشنی میں تیسری صورت یہ ہے کہ لاوارث بچوں کی ذمہ داری ریاست قبول کرے۔ اسکی مثال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور سے پیش کی جاتی ہے:

بنو سلیم کے ایک آدمی نے ایک نو مولود پھینکے ہوئے بچے کو اٹھایا اور اس کو حضرت عمرؓ کے پاس لے کر آیا، حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اس بچے کو تم نے کیوں اٹھایا؟ اس نے کہا کہ میں نے اس کو ضائع ہونے والا پایا اس لیے اٹھایا۔ تو عریفہ نے کہا کہ اے امیر المؤمنین یہ نیک آدمی ہے تو فرمایا کہ کیا ایسا ہی ہے؟ تو کہا کہ ہاں۔ تو حضرت عمرؓ نے (اٹھانے والے سے) کہا کہ اس کو لے جاؤ، یہ آزاد ہے اور اس کا ولاء تیرے لیے ہے اور اس کا خرچ ہمارے ذمے ہے[23]

لاوارث بچوں کی اقسام:

مذکورہ بالا آیات، احادیث وآثار کی روشنی میں "لاوارث بچوں" کی تین اقسام ہیں:

1۔ یتیم بچے

2۔ لے پالک بچے

لاوارث بچوں کی ایک تیسری قسم جو فقہی کتب میں مذکور ہے جسے قرآنی تعلیمات کی روشنی میں قرآن کریم کی سورۃ احزاب ایت نمبر 04 (وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ)[24] کی روشنی میں لے پالک بچوں کے ضمن میں سمجھا جاسکتا ہے، وہ ہے:

3۔ لقیط (یعنی گراپڑا بچہ: اسی قسم کے ضمن میں، بغیر والدین کی شناخت کے بچوں کو عصری قوانین میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جگہ دی جاتی ہے)

مذکورہ بالا تینوں اقسام میں سے تیسری قسم ہمارے موضوع سے براہ راست تعلق رکھتی ہے جبکہ پہلی دو اقسام بالواسطہ "تصور والایت" ہمارے موضوع سے مناسبت رکھتی ہیں۔ چونکہ "اسلامی تصور ولایت" ایک وسیع تصور ہے اس لیے ہم یہاں اپنے موضوع کی مناسبت سے اسے صرف "لقیط" کے احکامات تک محدود رکھیں گے۔ اور اس سلسلہ میں چار بنیادی مقاصد الشریعہ کی روشنی میں تحقیق پیش کریں گے۔ ذیل میں ہم مذکورہ بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے قرآن وسنت اور فقہاء کی تصریحات پیش کریں گے جو عصری قوانین کو بھی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔

جان کے تحفظ کا حکم:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا﴾[25]

ترجمہ: "جس نے کسی کو ناحق قتل کیا، بغیر کسی کے قتل یا زمین میں فساد کے، گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کیا۔"

اس ایت کریمہ کے ضمن میں فقہاء کی باقاعدہ تصریحات موجود ہیں کہ، لقیط کی جان کی حفاظت اسلامی معاشرے پر واجب ہے، اور اس کے قتل یا نقصان کی صورت میں قاضی کا سخت اقدام ضروری ہے۔

مال کے تحفظ کا حکم:

اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾[26]

ترجمہ: "اور یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ، سوائے اس کے کہ بہتری کے ساتھ ہو۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّ اللهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَموالَ اليَتامَى ظُلماً[27]".

ترجمہ: "بے شک اللہ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو یتیموں کے مال کو ظلم کے ساتھ کھاتے ہیں۔"

مذکورہ ایت وحدیث کی روشنی میں فقہی تصریحات موجود ہیں کہ لقیط کے مال کی حفاظت اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے، اور اس کے مال کو صرف اس کی بھلائی کے لیے استعمال کرنے کی اجازت ہے۔

دین کے تحفظ کا حکم:

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا﴾[28]

ترجمہ: "یہ اللہ کی فطرت ہے، جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"كلُّ مولودٍ يُولَدُ على الفِطرةِ، فأبواه يُهَوِّدانِه أو يُنَصِّرانِه أو يُمَجِّسانِه".[29]

ترجمہ: "ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔"

مذکورہ بالا ایت وحدیث سے فقہاء استنباط کرتے ہیں کہ لقیط کے دینی تعلیم وتربیت کی ذمہ داری اس کے کفیل پر ہے، اور ریاست کو چاہیے کہ اس کی دینی تعلیم کے لیے سہولیات فراہم کرے۔

نسب کے تحفظ کا حکم:

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ﴾[30]

ترجمہ: "ان (منہ بولے بیٹوں) کو ان کے حقیقی باپوں کے نام سے پکارو، یہی اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف ہے۔"

مذکورہ ایت کریمہ کی روشنی میں لقیط کا نسب محفوظ کرنا واجب ہے، اور اس کے حقیقی والدین کے معلوم ہونے پر انہیں اس سے جوڑنا ضروری ہے۔ والد کے ساتھ نسب کے ثبوت کے لیے تو نکاح صحیح کی ضرورت ہے۔ جس کے بغیر بچہ ثابت النسب نہیں ہو سکتا۔ کیوں کہ حدیث شریف ہے۔ «الوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ»[31]۔ بچہ صاحب بستر کا ہے یعنی جس سے نکاح صحیح ہوا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہے۔ تو یہ حدیث اس باب میں صریح ہے کہ ثبوت نسب کے لیے نکاح صحیح ضروری ہے، نیز یہ کہ زانی سے بچے کا نسب ثابت نہیں ہوتا۔ البتہ فقہ کی مشہور کتاب (الہدایہ) کی شرح (اثمار الہدایہ) کے باب

النکاح میں بحوالہ ابو داؤد شریف، باب فی ادعاء ولد زنا، ص ۳۲۸ نمبر ۲۳۶۴، مذکور ہے کہ زنا سے پیدا شدہ اولاد عورت کا ہے کسی مرد کا نہیں لہٰذا لقیط کا نسب بھی کسی سے ثابت نہیں ہو گا۔[32]

لقیط کے نسب سے متعلق خصوصی ہدایات:

قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

﴿مَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ﴾[33]

ترجمہ: "اللہ نے تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارے حقیقی بیٹے نہیں بنایا۔"

فقہاء کے نزدیک، لقیط کو منہ بولے رشتے دینے سے پرہیز کیا جائے تاکہ نسب کی شناخت محفوظ رہے اور غیر شرعی تعلقات سے بچا جا سکے۔ تاہم وہ بچے جن کے والدین نامعلوم ہوں ایت کریمہ کا حصہ **فَإِن لَّمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ** اس بات کی دلیل ہے کہ ایسے بچوں کو دینی حیثیت سے بھائی کا درجہ دیا جائے لیکن نسب تبدیل نہ کیا جائے۔ اوراس سلسلہ میں عرف کی رعایت کی گنجائش بھی موجود ہے۔ جیسا کہ ارشاد فرمایا:

وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَّا أَن تَفْعَلُوا إِلَىٰ أَوْلِيَائِكُم مَّعْرُوفًا ۚ گویا کہ اس کیٹگری کا ذکر بھی اصولی طور پر قرآن میں ملتا ہے عصری قوانین کے لیے اصولی رہنمائی یہی ہے جس کی تفصیل اگلے ماڈیول میں پیش کی جا رہی ہے۔

حوالہ جات

اقوام متحدہ کے حقوق اطفال کا کنونشن (UNCRC)

اقوام متحدہ کے حقوق اطفال کے کنونشن 1989 کے تحت بچوں کے تحفظ، دیکھ بھال اور پرورش کے حق کو یقینی بنایا گیا ہے۔ اس معاہدے کی اہم شقیں درج ذیل ہیں:

- **آرٹیکل 3 :** بچوں کی فلاح و بہبود ہر قانون اور پالیسی میں اولین ترجیح ہو گی۔
- **آرٹیکل 20 :** ایسے بچے جن کے والدین موجود نہیں یا جو مناسب دیکھ بھال سے محروم ہیں، ان کو خاص تحفظ اور ریاستی نگرانی فراہم کی جائے گی۔
- **ہیگ کنونشن آن انٹر-کنٹری ایڈاپشن :** یہ معاہدہ لاوارث بچوں کی بین الاقوامی گود لینے کے عمل کو محفوظ اور منظم کرتا ہے۔
- **:UNICEF** بچوں کے حقوق اور تحفظ کے لیے اقوام متحدہ کا یہ ادارہ بین الاقوامی قوانین کے نفاذ کو یقینی بناتا ہے۔
- اقوامِ متحدہ کے بچوں کے حقوق کے کنونشن (UNCRC) کا آرٹیکل 7 لاوارث اور بے سہارا بچوں کے حقوق کے حوالے سے ایک اہم شق ہے۔ اس آرٹیکل میں بچے کے پیدائش کے وقت حقوق اور پہچان کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔ **آرٹیکل 7 کے متن کے مطابق** ہر بچے کو پیدائش کے وقت نام رکھنے، قومیت حاصل کرنے، اور جہاں ممکن ہو، اپنے والدین کو جاننے اور ان کی دیکھ بھال حاصل کرنے کا حق حاصل ہے۔ اس آرٹیکل کو نافذ کرنے کے لیے ریاستیں ضروری اقدامات کریں گی، خاص طور پر جب بچہ لاوارث ہو یا اپنے والدین کے بغیر رہ رہا ہو۔[34]

بھارت کا جووینائل جسٹس ایکٹ 2015

- بھارت میں لاوارث بچوں کے تحفظ کے لیے جووینائل جسٹس (کیر اینڈ پروٹیکشن آف چلڈرن) ایکٹ 2015 نافذ ہے، جو بچوں کو قانونی سرپرستی دینے اور ان کے حقوق کے تحفظ پر زور دیتا ہے۔

پاکستان میں لاوارث بچوں کا تحفظ

پاکستان میں لاوارث بچوں کے تحفظ کے لیے قومی اور صوبائی سطح پر قانون سازی ہوئی ہے۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہیں:

قومی سطح پر ہونیوالی قانون سازی:

"All citizens are equal before law and are entitled to equal protection of law. There shall be no discrimination on the basis of sexNothing in this Article shall prevent the State from making any special provision for theprotection of women and children.[35]

"The State shall protect the marriage, the family, the mother and the child".[36]

"Nothing is an offence which is done by a child above seven years of age and under twelve, who has not attained sufficient maturity of understanding to judge of the nature and consequences of his conduct on that occasion. "[37]

"Whoever being the father or mother of a child under the age of twelve years, or having the care of such child, shall expose or leave such child in any place with the intention of wholly abandoning such child, shall be punished with imprisonment' of either description for- a term which may extend to seven years, or with fine, or with both".[38]

"Whoever causes woman with child whose organs have not been formed, to miscarry, if such miscarriage is not caused in good faith for the purpose of saving the life of the woman, or providing necessary treatment to her, is said to cause isqat-i-hamal. [39]

وفاقی سطح پر ہونیوالی قانون سازی:

2018 میں حکومات نے وفاقی سطح پر بچوں کے تحفظ کے لیے قانون سازی کی جس میں بچوں کے ذہنی وجسمانی تحفظ کو خاص اہمیت دی گئی۔ اور اسے

The Islamabad Capital Territory Child Protection Act, 2018 کا نام دیا گیا۔

صوبائی سطح پر ہونیوالی قانون سازی:

بچوں کے حقوق سے متعلق صوبہ پنجاب میں کی جانیوالی قانون سازی:

بچوں کے حقوق سے متعلق سب سے زیادہ قانون سازی پنجاب میں کی گئی۔ اس کی ایک وجہ تو اس کی سب سے زیادہ آبادی ہے دوسری وجہ سیاسی مرکزیت ہے کیونکہ یہ وفاق کی توجہ کا سب سے بڑا مرکز رہا ہے۔ پنجاب میں بنائے گئے چند قوانین حسب ذیل ہیں:

1. The Punjab Court of Wards Act, 1903

The Punjab Laws Amendment Act, 2011

The Punjab Court of Wards (Amendment) Act, 2012

2. The Punjab Borstal Act, 1926

3. The Child Marriage Restraint Act, 1929

The Punjab Child Marriage Restraint (Amendment) Act, 2015

4. The Punjab Maternity Benefit Ordinance 1958

The Punjab Maternity Benefits (Amendment) Act, 2012

The Punjab Maternity Benefits (Amendment) Act, 2016

بچوں کے حقوق سے متعلق صوبہ سندھ میں کی جانیوالی قانون سازی:

سندھ میں حقوق اطفال کے سلسلہ میں سب سے پہلے 1955 میں Sindh Children Act کے نام سے قانون پاس کیا گیا۔ اس کے بعد تسلسل سے قانون سازی ہوتی رہی۔ چند اہم قوانین کی فہرست حسب ذیل ہے:

1. Sindh Children Act, 1955

2. Sindh Child Protection Authority Act, 2011 (SCPA Act, 2011)

3. The Sindh Prohibition of Employment of Children Act, 2017

4. The Sindh Home-Based Workers Act, 2018

بچوں کے حقوق سے متعلق صوبہ خیبر پختونخوا میں کی جانیوالی قانون سازی:

2010 میں جب صوبائی سطح پر قانون سازی کے اختیارات صوبائی اسمبلیوں کو منتقل کیے گئے تو خیبر پختونخوا میں بچوں کے حقوق کے تحفظ کے سلسلہ میں The Khyber Pakhtunkhawa Child Protection and welfare act, 2010 قانون پاس کیا گیا۔

بچوں کے حقوق سے متعلق صوبہ بلوچستان میں کی جانیوالی قانون سازی:

صوبہ بلوچستان میں بچوں کے حقوق کے تحفظ کے سلسلہ میں کی جانیوالی قانون سازی میں سب سے زیادہ توجہ بچوں کی صحت، تعلیم اور بچوں کی تربیت پر دی گئی۔ 2010 کے بعد صوبائی اسمبلی نے بچوں کے حقوق کے سلسلہ میں درج ذیل اہم قوانین پاس کیے:

1. The Balochistan Compulsory Education Act, 2014

2. The Balochistan Protection and Promotion of Breast Feeding and Child Nutrition Act 2014

3. The Balochistan Child Protection Act, 2016

4. The Prohibition of Sheesha Smoking in Balochistan Act 2016

درج ذیل قوانین اور اقدامات موجود ہیں:

- **چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو :(Punjab Child Protection & Welfare Bureau)** پنجاب حکومت کے تحت یہ ادارہ لاوارث اور بے سہارا بچوں کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرتا ہے۔
- **دیسٹٹوٹ اینڈ نیگلکٹڈ چلڈرن ایکٹ 2016 :** اس ایکٹ کے تحت بچوں کو ریاست کی ذمہ داری سمجھا جاتا ہے اور ان کے تحفظ کے لیے شیلٹر ہومز اور دیگر سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ بھی پاکستان میں بچوں کے تحفظ کے لئے کئی قوانین موجود ہیں، جیسے:
  - چائلڈ پروٹیکشن ایکٹ
  - قومی کمیشن برائے حقوق اطفال
- **ایدھی فاؤنڈیشن :** قانون کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے یہ تنظیم لاوارث بچوں کو پناہ دیتی ہے اور ان کی دیکھ بھال کا انتظام کرتی ہے۔
- **اردو پوائنٹ، جیو نیوز اور ڈان نیوز** کی رپورٹ کے مطابق لاوارث بچوں کی رجسٹریشن کا مسئلہ پاکستان میں اہم قانونی اور سماجی مسئلہ رہا ہے، جس پر سپریم کورٹ نے اہم فیصلے کیے ہیں۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

سپریم کورٹ کا فیصلہ: سپریم کورٹ نے عبدالستار ایدھی کی درخواست پر سماعت کرتے ہوئے ہدایت دی کہ لاوارث بچوں کے لیے نادرا ایک پالیسی اپنائے، جس میں ان کی ولدیت کے خانے میں فرضی نام شامل کیا جاسکے تاکہ ان بچوں کو شناخت اور شہری حقوق دیے جاسکیں۔ عدالت نے کہا کہ لاوارث بچے بھی ریاست کی ذمہ داری ہیں اور ان کے لیے مناسب قانون سازی ضروری ہے۔

نادرا کی پالیسی: نادرا نے لاوارث بچوں کی رجسٹریشن کو آسان بنایا ہے۔ اب ان بچوں کو رجسٹریشن کے لیے عدالتی حکم نامے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور یتیم خانے یا کسی سرپرست کی فراہم کردہ معلومات کی بنیاد پر ان کا اندراج کیا جاسکے گا۔ نادرا کے مطابق، ایسی رجسٹریشن کے لیے بچوں کی پچھلی رہائش اور دیگر معلومات کا ریکارڈ یتیم خانے کے ذمہ داران فراہم کریں گے۔

موجودہ رجسٹریشن کی صورتحال: اب تک ملک میں ہزاروں لاوارث بچے نادرا کے ساتھ رجسٹرڈ کیے جاچکے ہیں۔ یہ پالیسی اس امر کو یقینی بناتی ہے کہ لاوارث بچوں کو قومی شناخت اور بنیادی شہری سہولیات فراہم کی جاسکیں۔ یہ اقدام بچوں کے حقوق کی حفاظت اور ان کے مستقبل کو محفوظ بنانے کی جانب ایک اہم پیش رفت ہے۔

پاکستان کے علاوہ دیگر اسلامی ممالک میں قوانین

پاکستان کے علاوہ دیگر مسلم ممالک میں بھی اسلامی قوانین کے مطابق لاوارث بچوں کی دیکھ بھال کے لیے کفالت کا نظام موجود ہے، اور ان کی وراثت کے حقوق کی جگہ صدقہ و خیرات کے اصولوں پر مبنی تحفظ فراہم کیا جاتا ہے۔ پاکستان کے علاوہ سعودیہ، ترکیہ اور ایران کے عصری قوانین میں بھی لاوارث بچوں کے تحفظ کی شقیں موجود ہیں، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

سعودی عرب میں لاوارث بچوں کے تحفظ کے قوانین

سعودیہ میں لاوارث بچوں کے تحفظ کے لیے اسلامی اصولوں کے مطابق قوانین اور نظام موجود ہیں، جس کی اہم صورتیں حسب ذیل ہیں:

الف: کفالت کا نظام

- سعودی عرب میں لاوارث بچوں کو "کفالت" کے تحت رکھا جاتا ہے، جو بچوں کی نگہداشت اور دیکھ بھال کا اسلامی نظام ہے۔
- "کفیل" بننے کے لیے درخواست دینے والے افراد یا ادارے حکومتی منظوری سے گزرتے ہیں تا کہ بچوں کو محفوظ ماحول فراہم کیا جا سکے۔

ب: وزارت انسانی وسائل اور سماجی ترقی

- سعودی وزارت انسانی وسائل اور سماجی ترقی (Ministry of Human Resources and Social Development) لاوارث بچوں کے لیے خصوصی مراکز قائم کرتی ہے۔ جن کی کوششوں سے بچوں کی تعلیم، صحت اور معاشرتی شمولیت کو یقینی بنایا جاتا ہے۔
- "نظام حمایۃ الطفل" سعودی قوانین میں بچوں کے حقوق کی حفاظت کے لیے تشکیل دیا گیا ہے۔

ترکیہ میں لاوارث بچوں کے تحفظ کے قوانین

ترکی میں لاوارث بچوں کے تحفظ کے لیے قانونی اور فلاحی اقدامات موجود ہیں، جو یورپی اور اسلامی روایات کا امتزاج ہیں:

الف: بچوں کے تحفظ کے لیے قانون (Child Protection Law)

- 2005 میں ترک پارلیمنٹ نے بچوں کے تحفظ کا قانون (Çocuk Koruma Kanunu) نافذ کیا، جو لاوارث بچوں کو خاص تحفظ فراہم کرتا ہے۔ اس قانون کے تحت یتیم اور بے سہارا بچوں کو خصوصی شیلٹرز اور فلاحی خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔

ب: سرکاری ادارے اور تنظیمات

- **وزارت خاندانی وسماجی خدمات (Ministry of Family and Social Services):** یہ ادارہ لاوارث بچوں کو شیلٹرز، تعلیم اور دیگر بنیادی سہولیات فراہم کرتا ہے۔
- **SOS Children's Villages Turkey:** یہ تنظیم ایسے بچوں کے لیے کمیونٹی سپورٹ سسٹم فراہم کرتی ہے جو والدین کی دیکھ بھال سے محروم ہوں۔
- ترکی کا **Civil Code** بچوں کے قانونی سرپرستی کے اصولوں کو واضح کرتا ہے۔

ایران میں لاوارث بچوں کے تحفظ کے قوانین

ایران میں اسلامی قوانین کے تحت لاوارث بچوں کی دیکھ بھال اور سرپرستی کے لیے خاص انتظامات کیے گئے ہیں:

الف: یتیم بچوں کے تحفظ کا قانون

- ایران کے آئین کی دفعہ 21 اور 29 میں لاوارث اور یتیم بچوں کو سماجی انصاف اور تحفظ فراہم کرنے کی ضمانت دی گئی ہے۔
- **"Child Protection Act of 2018":** اس ایکٹ کے تحت لاوارث بچوں کی سرپرستی اور ان کے حقوق کے تحفظ کو قانونی تحفظ دیا گیا۔

ب: کمیٹی برائے بہبود اطفال(Child Welfare Committee)

- ایران میں بہبود اطفال کے لیے ایک خاص کمیٹی کام کرتی ہے، جو لاوارث بچوں کو سرپرستی اور تعلیم فراہم کرتی ہے۔
- حکومت کی نگرانی میں بچوں کے شیلٹر ہومز اور کفالت کے مراکز قائم کیے گئے ہیں۔

ج: امام خمینی ریلیف فاؤنڈیشن

- یہ ادارہ یتیم اور بے سہارا بچوں کی مالی مدد اور تعلیم کے لیے خدمات فراہم کرتا ہے۔
- ایران کا **Civil Code**، خاص طور پر باب کفالت، بچوں کے حقوق کے متعلق تفصیل فراہم کرتا ہے۔
- "Child Protection Act of 2018" ایرانی پارلیمنٹ کے دستاویزات میں دستیاب ہے۔ جو لاوارث بچوں کے تحفظ کو یقینی بناتا ہے۔

مختصر یہ کہ **پاکستان، سعودیہ، ترکیہ، اور ایران** میں لاوارث بچوں کے تحفظ کے قوانین میں اسلامی اصولوں کو بنیاد بنایا گیا ہے، لیکن ترکیہ نے یورپی روایات کو بھی اپنے نظام میں شامل کیا ہے (جس کی تفصیل یہاں مطلوب نہیں ہے)۔ ان تمام ممالک میں بچوں کی تعلیم، صحت، اور سرپرستی کے لیے خصوصی قوانین اور ادارے قائم کیے گئے ہیں۔ اگرچہ یہاں قومی و بین الاقوامی سطح پر بیان کردہ عصری قوانین بھی شرعی نقطہ نظر سے انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔

شرعی قوانین کا اطلاقی جائزہ

شرعی قوانین کے اطلاقی پہلو کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

مثبت پہلو:

اسلامی شریعت کا کفالت کا نظام (ولایت اور وصایت) یتیموں اور لاوارث بچوں کے لیے ایک جامع فریم ورک فراہم کرتا ہے، جو صرف مالی معاونت تک محدود نہیں بلکہ ان کی تربیت، تعلیم، اور سماجی فلاح کو بھی یقینی بناتا ہے۔ شرعی قوانین میں یتیم اور لاوارث بچوں کے حقوق پر خصوصی توجہ دی گئی ہے، اور مسلمانوں میں ان قوانین کو عام طور پر مذہبی ذمہ داری کے طور پر قبول کیا جاتا ہے۔

منفی پہلو:

بہت سے مسلم ممالک میں شرعی قوانین کے نفاذ کا مکمل نظام موجود نہیں، اور کفالت کے شرعی اصول اکثر حکومتی سطح پر لاگو نہیں کیے جاتے۔ شرعی قوانین کی بنیاد پر قائم ادارے، جیسے یتیم خانہ یا شیلٹر ہوم، اکثر پیشہ ورانہ مہارت اور معیاری سہولیات سے محروم ہوتے ہیں۔

عصری قوانین کا اطلاقی جائزہ

عصری قوانین کے اطلاقی پہلو کو بھی دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

مثبت پہلو:

عصری قوانین، جیسے اقوام متحدہ کے حقوق اطفال کا کنونشن(UNCRC) ، بچوں کے حقوق کو تسلیم کرتے ہیں اور ان کے تحفظ کو یقینی بناتے ہیں۔ مختلف ممالک میں بچوں کے لیے شیلٹر ہومز، کفالت کے پروگرام، اور فلاحی ادارے قائم کیے گئے ہیں۔ عصری قوانین بچوں کو تعلیم اور صحت کی سہولیات فراہم کرتے ہیں، جس سے ان کی سماجی شمولیت میں مدد ملتی ہے۔

منفی پہلو:

بین الاقوامی سطح پر قوانین تو موجود ہیں، لیکن ان پر مکمل عمل درآمد اکثر نہیں ہو پاتا، خاص طور پر ترقی پذیر ممالک میں فنڈز کی کمی اور بیوروکریسی کی پیچیدگیاں ان قوانین کے نفاذ میں رکاوٹ بنتی ہیں۔ کچھ قوانین ایسے ہیں جو اسلامی یا مقامی ثقافتوں سے ہم آہنگ نہیں ہوتے، جیسے گود لینے (adoption) کے مغربی ماڈل، جو اسلامی قوانین سے مختلف ہیں۔ اس لیے ان پر عمل کرنے میں رکاوٹیں در پیش ہوتی ہیں۔

عصری وشرعی قوانین کے خاطر خواہ نتائج

عصری وشرعی قوانین کے اطلاق میں جزوی طور پر کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس سلسلہ میں ناکامی کا سامنا بھی کرنا پڑا ہے۔ کئی ممالک میں لاوارث بچوں کی تعلیم اور صحت میں بہتری آئی ہے۔ سماجی آگاہی مہمات نے بچوں کے حقوق کے بارے میں شعور پیدا کیا ہے۔ جبکہ معاشرتی تعصبات، غربت، اور قانونی عملدرآمد کی کمزوری کے باعث نہ عصری اور نہ ہی شرعی قوانین اپنے مکمل اہداف حاصل کر پاتے ہیں۔ بچوں کے تحفظ کے لیے قوانین موجود ہونے کے باوجود بے سہارا بچوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔

مزید بہتر نتائج کے حصول کے لیے اقدامات

عصری قوانین کو اسلامی ممالک کی ثقافتی اور دینی اقدار کے ساتھ ہم آہنگ بنایا جائے۔ شرعی قوانین کے نفاذ کے لیے جدید ادارہ جاتی ڈھانچہ قائم کیا جائے۔ حکومتی سطح پر قوانین کے نفاذ کی نگرانی کے لیے آزاد کمیٹیاں تشکیل دی جائیں۔ بچوں کے حقوق کے حوالے سے شفافیت کو یقینی بنایا جائے۔ حکومت اور این جی اوز مل کر ایسے ادارے قائم کریں جو بچوں کے لیے معیاری تعلیم، تربیت، اور روزگار کے مواقع فراہم کریں۔ کفالت کے اسلامی اصولوں پر مبنی فلاحی تنظیمات قائم کی جائیں، جو نہ صرف مالی معاونت بلکہ سماجی واخلاقی تربیت بھی فراہم کریں۔ عوام میں شعور اجاگر کیا جائے کہ لاوارث بچوں کی کفالت ایک شرعی فریضہ اور سماجی ذمہ داری ہے۔ اسکولوں، مساجد، اور میڈیا کے ذریعے بچوں کے حقوق کے بارے میں آگاہی بڑھائی جائے۔ کمیونٹی کو بچوں کے تحفظ میں فعال کردار ادا کرنے کی ترغیب دی جائے۔

خلاصہ کلام

بچوں کے لاوارث ہونے کے فیکٹر اوراس کی وجوہات توجہ طلب ہیں جن کا سدباب ضروری ہے اوراسلامی تعلیمات میں ہی اس کا بہتر حل موجود ہے جبکہ اقوام متحدہ یا دیگر فلاحی اداروں کے کیے گئے اقدامات و قوانین محض وقتی طور پر مسائل کا حل پیش کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہیں اس لیے ان سے دیرپا نتائج حاصل نہیں ہوسکتے۔ عصری اور شرعی قوانین دونوں لاوارث بچوں کے تحفظ کے لیے اہم فریم ورک فراہم کرتے ہیں، لیکن ان کے نفاذ اور عملدرآمد میں کمی موجود ہے۔ عصری قوانین کو شرعی اصولوں کے مطابق ہم آہنگ کرنا اور ان پر عملدرآمد کو یقینی بنانا بہتر نتائج کا ضامن ہو سکتا ہے۔ اس کے لیے ادارہ جاتی ترقی، قانون کی بالادستی، اور عوامی آگاہی بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

Bibliography

A. Books

Faydh, ʿAli Ridha. *Mabādi-yi Fiqh wa Uṣūl*. 4th ed. Tehran: Tehran University Publication, 1410 AH/1990.

پ ہ ہ لی ی کہ ی شن، یونیور سٹی تہرا ن: تہرا ن۔4 اشا عت۔اصو ل و و قہ مباد ئ رضا ۔ علی فیض ،
1410ھ/1990ء۔

Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, Aḥmad ibn ʿAlī ibn Muḥammad. *Al-Dirāyah fī Takhrīj Aḥādīth al-Hidāyah*. Vol. 2. Beirut: Dār al-Maʿrifah.

جلد۔ ا ہدایہ احادیث تخریج فی الدرایہ محمد ۔ بن علی ی بن أ حمد العسقلاني ، جرح ا بن
المعرفۃ ۔ دار: بیرو ت۔2

Tavakkoli, Saeid Nazari. *Child Custody in Islamic Jurisprudence*. Translated by Ahmad Rezwani. Mashhad: The Islamic Research Foundation of Astan Quds Razavi.

B. Journal Article

جو ن-جنور ی(1 شمار ہ، 6الازہا ر "میں ۔تنا ظر کے شر یعت احکام اور تعر یف کی ا ۃ یط
2020ء(۔"

C. International Organizations and Reports

Alkhidmat Foundation Pakistan. *About Alkhidmat Foundation*. Accessed July 13, 2026. https://alkhidmat.org/about-us.

CAFO (Christian Alliance for Orphans). *Orphan Statistics*. Accessed July 13, 2026. https://cafo.org/orphan-statistics/.

Chhipa Welfare Association. *About Chhipa Welfare*. Accessed July 13, 2026. https://www.chhipa.org.

Edhi Foundation. *About Us*. Accessed July 13, 2026. https://edhi.org/about-us/.

Home for Every Child. *Facts and Stats*. Accessed July 13, 2026. https://www.homeforeverychild.org/facts-and-stats.

Pakistan Children Relief. *Our Mission*. Accessed July 13, 2026. https://pakistanchildrenrelief.org.

Pakistan Sweet Home. *About Pakistan Sweet Home*. Accessed July 13, 2026. https://pakistansweethome.org.

Save the Children. *About Us*. Accessed July 13, 2026. https://www.savethechildren.org/us/about-us.

SOS Children's Villages International. *International Annual Report 2024*. Accessed July 13, 2026. https://www.sos-childrensvillages.org/getmedia/79dd4751-ef7e-4951-b361-9e408e8b3d1b/Intl-Annual-Report-2024-EN.pdf.

United Nations Children's Fund (UNICEF). *Children in Humanitarian Action*. Accessed July 13, 2026. https://www.unicef.org/emergencies.

United Nations Children's Fund (UNICEF). *Education: Out-of-School Children*. Accessed July 13, 2026. https://www.unicef.org/education.

United Nations Children's Fund (UNICEF). *Humanitarian Action for Children 2024*. New York: UNICEF, 2024. Accessed July 13, 2026. https://www.unicef.org/appeals.

United Nations Treaty Collection. Accessed July 13, 2026. https://treaties.un.org.

World Health Organization (WHO). *Malnutrition*. Accessed July 13, 2026. https://www.who.int/news-room/fact-sheets/detail/malnutrition.

D. Constitutional and Legal Documents

Government of Pakistan. *The Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973*. Islamabad: Government of Pakistan.

Government of Pakistan. *Pakistan Penal Code, 1860*. Islamabad: Government of Pakistan.

E. Primary Islamic Sources

The Holy Qur'an

The Holy Qur'an.

(Surah references used in the study include:)

- Sūrah al-Aḥzāb (33): 4–5
- Sūrah al-Mā'idah (5): 32
- Sūrah al-Nisā' (4): 10
- Sūrah al-Qaṣaṣ (28): 8, 12–13
- Sūrah al-Rūm (30): 30
- Sūrah Yūsuf (12): 10, 21

Hadith Collections

- Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ashʿath al-Sijistānī. *Sunan Abī Dāwūd*. Beirut: Dār al-Risālah al-ʿĀlamiyyah.

ـ بیروت: دار الرسالة سنن أبي داوٗد أبو داوٗد، سلیمان بن الأشعث السجستانی۔
العا مية۔

- Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Beirut: Dār Ṭawq al-Najāh.

ـ بیروت: دار طوق النجاة ۔البخار ي صحيح البخاري، محمد بن إسماع ي ل۔

- Ibn Mājah, Muḥammad ibn Yazīd al-Qazwīnī. *Sunan Ibn Mājah*. Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Kutub al-ʿArabiyyah.

ـ بیروت: دار إحياء الكتب سنن ابن ماجه "ابن ماجة، محمد بن يزيد القزويني۔
العر بية ۔

- Muslim ibn al-Ḥajjāj al-Naysābūrī. *Ṣaḥīḥ Muslim*. Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī.

ـ بیروت: دار إحياء التراث العربي ۔صحيح مسلم مسلم بن الحجاج نیشاپوری۔

Classical Fiqh

- Al-Marghīnānī, Burhān al-Dīn Abū al-Ḥasan ʿAlī ibn Abī Bakr. *Al-Hidāyah Sharḥ Bidāyat al-Mubtadī*. Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī.

ا/ هداية شرح بداية المرغ ينا ني، برهان الدين أبو الحسن علي بن أبي بكر۔
ـ بیروت: دار إحياء التراث العربي ۔المبتد ي

- Al-Khān, Muḥammad Akram. *Athmār al-Hidāyah*. Karachi: Maktabat al-Bushrā.

ـ کراچی: مکتبۃ البشریٰ۔ أثمار ا/ هداية "الخان، محمد اکرم۔

References

[1] Faydh, ʿAli Ridha, Mabadi-yi Fiqh wa Usul, 4th edition, Tehran University Publication, 1410/1990, p. 338.

، علی فیض ۔ رضا ئ مباد ۃ و و اصول ۔ 4 اشا عت ۔ن تہرا ن: تہرا سٹی یونیور ، شن یہ کہ ما یہ پ
۔338 ص ،1990ء/1410ھ

[2] Tavakkoli, Saeid Nazari, Child Custody in Islamic Jurisprudence, page: 64, Publisher: The Islamic Research Foundation of Astan Quds Razavi. (Translated by Ahmad Rezwani)

[3] Tavakkoli, Saeid Nazari, Child Custody in Islamic Jurisprudence, page: 64, Publisher: The Islamic Research Foundation of Astan Quds Razavi. (Translated by Ahmad Rezwani)

[4] https://cafo.org/orphan-statistics/
[5] https://www.sos-childrensvillages.org/getmedia/79dd4751-ef7e-4951-b361-9e408e8b3d1b/Intl-Annual-Report-2024-EN.pdf
[6] - https://www.homeforeverychild.org/facts-and-stats
[7] United Nations Children's Fund (UNICEF), *Education: Out-of-School Children*, accessed July 13, 2026, https://www.unicef.org/education; World Health Organization (WHO), *Malnutrition*, accessed July 13, 2026, https://www.who.int/news-room/fact-sheets/detail/malnutrition.
[8] United Nations Children's Fund (UNICEF), *Children in Humanitarian Action*, accessed July 13, 2026, https://www.unicef.org/emergencies.
[9] United Nations Children's Fund (UNICEF), *Humanitarian Action for Children 2024: Overview*, New York: UNICEF, 2024, accessed July 13, 2026, https://www.unicef.org/appeals.
[10] United Nations Treaty Collection, accessed July 13, 2026.
[11] Save the Children, *About Us*, accessed July 13, 2026, https://www.savethechildren.org/us/about-us.
[12] Alkhidmat Foundation Pakistan, *About Alkhidmat Foundation*, accessed July 13, 2026, https://alkhidmat.org/about-us.
[13] Pakistan Sweet Home, *About Pakistan Sweet Home*, accessed July 13, 2026, https://pakistansweethome.org.
[14] Pakistan Children Relief, *Our Mission*, accessed July 13, 2026, https://pakistanchildrenrelief.org
[15] Edhi Foundation, *About Us*, accessed July 13, 2026, https://edhi.org/about-us/
[16] Chhipa Welfare Association, *About Chhipa Welfare*, accessed July 13, 2026, https://www.chhipa.org
[17] Sūrah al-Qaṣaṣ (28): 12–13
[18] Sūrah Yūsuf (12): 21
[19] Sūrah Yūsuf (12): 10
[20] Sūrah al-Qaṣaṣ (28): 8
[21] **"Laqīṭ kī Taʿrīf aur Aḥkām-i Sharīʿat ke Tanāẓur Mein."** ***Al-Azhār*** **6, no. 1 (January–June 2020).**
جو ن–جنور ی(1 شمار ہ ،6 *الازہا ر* "میں ۔ تنا ظر کے شر یعت احکام اور تعر یف کی ا ق یط
2020ء(۔"

22 Ibn Mājah, Muḥammad ibn Yazīd al-Qazwīnī. *Sunan Ibn Mājah*. Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Kutub al-ʿArabiyyah, H:2719.
العر بیۃ ، ا لکتب إحیا ء دار :بیرو ت ۔ ماجہ ا بن سنن القزوینی ۔ یزید بن محمد ماجۃ ، ا بن
2719۔: حدیث
[23] Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, Aḥmad ibn ʿAlī ibn Muḥammad. *Al-Dirāyah fī Takhrīj Aḥādīth al-Hidāyah*. Vol. 2, Page: 140. Beirut: Dār al-Maʿrifah.
،2 جلد ۔ ا ُ ھدایہ آحادیث تخریج ۔فی ی الدرایہ محمد ۔ بن علی ی بن أ حمد العسقلانی ، حجرا بن
المعرفۃ ۔ دار :بیرو ت ۔140 ص
[24] Sūrah al-Aḥzāb (33): 4
[25] Sūrah al-Mā'idah (5): 32
[26]Sūrah al-Nisā' (4): 10
[27] Muslim ibn al-Ḥajjāj al-Naysābūrī. *Ṣaḥīḥ Muslim*. Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī.(1610
۔1610 العربی ، الترا ث إحیا ء دار :بیرو ت ۔ مسلم صحیح نیشاپوری ۔ الحجا ج بن مسلم

[28] Sūrah al-Rūm (30): 30

[29] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Beirut: Dār Ṭawq al-Najāh. (1358 :

محمد البخاري بن إسماعيل۔ صحيح البخاري۔ بيروت: دار طوق النجاة، 1358ـ

[30] Sūrah al-Aḥzāb (33): 4–5

[31] Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, 8:165, Ḥadīth no. 6818.

صحیح بخاری، البخاری 8: 165، حدیث نمبر: 6818ـ

[32] Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ashʿath al-Sijistānī, *Sunan Abī Dāwūd* (Beirut: Dār al-Risālah al-ʿĀlamiyyah, 2009), Kitāb al-Nikāḥ, Bāb fī Iddiʿāʾ Walad al-Zinā, Ḥadīth no. 2264.

ابو داؤد، سلیمان بن الأشعث سجستانی، سنن أبي داؤد (بیروت: دار الرسالہ العالمیۃ، 2009ء)، کتاب النکاح، باب فی ادعاء ولد الزنا، حدیث نمبر: 2264ـ

[33] Sūrah al-Aḥzāb (33): 4

[34] United Nations Treaty Collection, accessed July 13, 2026.

[35] The Constitution of Pakistan 1973, Article: 25(1)(2)

[36] Ibid, Article: 35

[37] Pakistan penal code, 1860, section:83

[38] Pakistan penal code, 1860, section:328

[39] Pakistan penal code, 1860, section:338